رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷) تو پاک باش برادر مدار از کس باک (سعدی) Registered No. L 77

اخبار الحکم

إن الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بأنفسهم

نمبر ۳۰ | قادیان دار الامن و الامان - مورخہ ۲۲ ماہ دسمبر سنہ ۱۸۹۸ء مطابق شعبان سنہ ۱۳۱۶ھ | جلد ۲

"ٹریکٹ سیریز"

اس امر کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنیکے لئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبے اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر دفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض اور مختصر تقریریں شایع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شایع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے موید ہوجائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فیصدی کے حساب سے خریدلیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شایع ہوسکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کردیا کریں۔ اور تقسیم کیلئے یہ انتظام کیاجاویگا کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیجدیا کریں اور وہ تقسیم ہوجایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کرینگے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ ہمکو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملاکر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں پوری سو درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کرینگے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست ہو۔

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کرو اس سے بڑھکر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا؟

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکینگی

۱۔ زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس آنہ فی تولہ گھڑائی ... لی جاویگی۔

۲۔ ریشمی ازاربند۔ پرآندے۔ بیج بند وغیرہ۔ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔ ازاربند ۸ر سے لیکر صہ روپیہ تک۔ پرآندے ۸ر سے لیکر صہ روپیہ تک۔ بیج بند للعہ روپیہ سے لیکر عہ روپیہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوری جس قسم کے چاہیں ڈالدیے جاوینگے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام۔

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہوسکیگی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں یہ باہمی فایدہ کے لیے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر کریں۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور درج ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد و الہٰ بخش علاقہ بند

مالکان احمدیہ ایجنسی

کٹرہ باگھ سنگھ۔ ہاتھی دروازہ **امرتسر** - پنجاب

www.aaiil.org

صحت سچائی کے طلبگار و! اسکو پڑھو اور ایک دفعہ ضرور آزماؤ!!!

ایسا بھی زمانہ ملے [illegible]

نوٹ

پرچہ ترکیب استعمال دوا کے ساتھ ہوگا۔ دوائیوں کی قیمت طلب پارسل سے ہوگی محصول و کمیشن ڈاک بذمہ خریدار درخواستیں بنام مشتہر مندرجہ ذیل پتہ آنی چاہئیں۔

سچائی کا فیصلہ

ہاتھ کی پانچوں انگلیاں برابر نہیں [illegible]

سچے کا امتحان ضروری ہے

نوٹ

درخواست کنندہ کو لازم ہے کہ مرض کا مفصل حال بقید عمر تحریر کرے اور اپنا پتہ خوشخط لکھے اور جس اخبار سے اشتہار ملاحظہ ہوا اسکا حوالہ دے غرباء خرچ روانگی دوا مع درخواست کے ساتھ روانہ کریں۔ [illegible]

سستے اور جھوٹے کو خود پرکھو اور اگر استعمال حسب ترکیب مفید نہ ہو تو اپنی ہی پاں چلنی سے قیمت واپس لو یہ کام تو سچائی کا ہے

[illegible]	**دوائی ہاضمہ** بدہضمی۔ درد شکم۔ ڈکار۔ نفخ۔ اسہال کھٹے ڈکار۔ ضعف معدہ کو دور کرنے اور بھوک لگانے کو مفید ہے۔ قیمت فی ڈبیہ جو کئی کئی روز کو کافی ہو غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی مفت	**خارش کی حکمی دوائی** تین دفعہ کے لگانے سے فائدہ کلی حاصل ہوتا ہے اور اسکے جادو نما اثر کو تصدیق کرنا چاہئے قیمت فی پڑیہ ۸ اور غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی پر مفت	**اعجاز مسیحی** [illegible]
دوائی آتشک [illegible] دوائی اس مرض کو [illegible] خوبی یہ ہے کہ [illegible] جادی کو [illegible] قیمت [illegible]	**سرمہ سلیمانی** ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند غبار۔ تاریکی چشم۔ ضعف بصر سرخی پھولا۔ موتیا بند کو اکسیر ہے۔ چھ ماہ کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی قیمت فی تولہ [illegible]۔ اطباء و دیگر احباب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ [illegible]		**سفوف و مرہم آتشک** اصلاح زخم کے واسطے تین پڑیاں [illegible] زخم پہلے دن خشک۔ اور تین دن میں بالکل علاج ہو جاتا ہے قیمت فی پڑیہ آٹھ آنے غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی پر مفت
عصائے پیری [illegible] اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی و ذریعہ لطف زندگانی۔ زیادہ تعریف کی ضرورت نہیں بتجربہ ثابت کافی ہے۔ قیمت تین روپے	**دوائی وجع المفاصل** یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوا ہے۔ سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بیکار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں۔ قیمت صرف پانچ روپیہ	**تریاق سوزاک** سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہو تین دن میں صحت کلی ہو جاتی ہے۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دفعہ ہو جاتا ہے۔ حقیقت اسم باسمے ہے قیمت چھ خوراک [illegible]	**جادو کی گولی** جسم کے کسی حصہ میں خواہ کیسا ہی درد ہو نعوذ باللہ ایک گولی کے کھانے سے کافور ہو جاتا ہے۔ قیمت فی گولی ۲ فی درجن ایک روپیہ
[illegible] [illegible]	**حبوب بواسیر** جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ جلدی حبوب کو ایک دفعہ ضرور آزمائیں۔ سوزش اور ٹیس پہلے دن بند۔ اور ۲۱ دن میں خاتمہ کلی ہو جاتا ہے۔ قیمت [illegible]	**لگانیکی دوائی بواسیر** اس دوائی کے لگانے سے مسے [illegible] خشک ہوکر خود بخود جھڑ جاتے ہیں۔ اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی۔ اسکو اکسیر کہا جاوے تو بجا ہوگا قیمت تین روپے	**دوائی [illegible]** [illegible]

المشتہر خاکسار غلام احمد مکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

دلچسپ چٹھیاں

(نمبر ششم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

(۱) کیا حضرت آدم علیہ السلام کے وقت دنیا کا آغاز ہوا ہے۔ اور اگر پہلے ہے تو اُس وقت کس قسم کی مخلوقات تھی۔

(۲) موافق روایت مشہورہ کے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث ہوئے ہیں آیا وہ آدم سے سات ہزار برس کے اندر گذرے یا اس سے قبل بھی کچھ ظہور میں آئے ہیں؟

(۳) جبکہ خدا تعالیٰ حکیم و عالم الغیب ہے تو پھر کیا وجہ کہ آپنے [illegible] انسان کی مانند کہ ناقص العقل اور امور غیب سے ناواقف ہوتے ہیں مختلف اوقات میں مختلف احکام مثل زبور و توریت و انجیل و قرآن شریف کی جو اکثر احکامات میں ایک دوسرے کے خلاف ہیں نازل فرمائے۔ ایک ایسی کتاب جامع ایک ہی دفعہ کیوں نازل نہ فرمائی تاکہ ہمیشہ کے احکام ہدایت ابدی پر مشتمل ہوتے۔ اور اس میں ناسخ و تبدیل کو دخل نہ ہوتا۔ جیسا کہ وید ہے۔ مزید برآں قرآن شریف میں اکثر جگہ ناسخ و منسوخ موجود ہے۔ اخیر کتاب آسمانی بھی اس نقص سے منزہ و مبرا نہیں۔

(۴) حق سبحانہ و تعالیٰ نے کیوں کلام اللہ کی اکثر سورتوں میں اکثر اشیاء کی قسم کھائی ہے؟ حالانکہ کتب اخلاق میں مندرج ہے کہ جس شخص کا کذب ہوتا ہے وہ اکثر قسمیں جھوٹی کھا کر دوسرے شخص کو اطمینان دلایا کرتا ہے۔ پس آپ بتلائیے کہ اس قادر مطلق کو کیا ضرور تھا کہ جو اس نے اسقدر قسموں کا بار اپنے ذمہ لیا جس کو عقل سلیم باور نہیں کر سکتی۔

(۵) سورہ رحمان میں جو یہ فقرہ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن بار بار واقع ہوا ہے مخل فصاحت ہے جیسا کہ شیخ سعدی رحمۃ اللہ کتاب گلستان میں لکھتے ہیں (حکایت) سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے بر سر جمع سخن گفتے که لفظ مکرر نکردے و اگر همان اتفاق افتادے بعبارت دیگر گفتے۔ پس [illegible] معلوم ہوتا ہے کہ سخن سحبان کا مرتبہ [illegible] کلام سے بڑھا ہوا ہے۔ اور مصحف مجید کی فصاحت [illegible] جاتی ہے۔

(۶) بعض تفاسیر میں مرقوم ہے کہ زمانہ سلف میں کل مخلوق کی زبان سریانی تھی۔ جب [illegible] آدمیوں کی مختلف زبانیں منحوس [illegible] ہو گئیں۔ اور [illegible] زبان عربی [illegible] کو ظہور میں آئی۔ لہٰذا زبان عربی منحوس زبانوں کے زمرہ میں شمار ہوگی۔

(۷) بڑے افسوس کی بات ہے کہ پیغمبر آخر الزمان جو خاتم المرسلین اور محبوب رب العالمین کہلاتے تھے۔ صرف تریسٹھ برس دنیا میں زندہ رہے۔ اور فقط تیئیس سال ابلاغ رسالت کی۔ اسقدر مدت قلیل میں مخلوق کیا ہدایت کامل پا سکتی ہے۔ اور کیا راہ راست تلاش کر سکتی ہے۔ حالانکہ خود حضرت نے فرمایا کہ میری اُمت کے تہتر فرقے ہونگے [illegible] صرف ایک فرقہ ناجی ہے۔ باقی کل فرقے جہنمی ہیں۔ تو اب غور کیجئے کہ فقط ایک فرقہ کی نجات خاتم النبیین ہونیکا باعث ہو سکتا ہے؟

(۸) مسلمان لوگ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن ہمارے پیغمبر ہماری شفاعت فرمائینگے۔ اگر فرقہ ناجیہ کی شفاعت ہوئی تو محض بے سود ہے۔ کیونکہ وہ خود مستوجب نعیم بہشت ہیں۔ اور اگر گنہگاروں کی شفاعت ہوئی تو خلاف عدل و داد [illegible] کے وقوع میں آیا۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جناب من! آپ کا خط حضور حضرت مرزا صاحب کو سنایا گیا۔ تو آپ نے اُس پر ایک بڑی تقریر فرما کر بیان کیا کہ لوگ آجکل اس منشا سے بالکل بیخبر ہو گئے ہیں جس کے لئے انبیاء علیہم السلام تشریف لاتے رہے۔ مثلاً [illegible] باتیں [illegible] پیش کرتے ہیں۔ اور [illegible] صحت چاہتے ہیں۔ حالانکہ مقتدرانہ دعوے صحت کسی مریض کا ایک دعوے شرک [illegible] ہے جو توحید الٰہی سے بالکل دور ہے۔ ایک سچے انسان کا یہ کام تو ہو سکتا ہے کہ کسی بیمار کے لئے جناب الٰہی میں دعا کرے۔ [illegible] انسان کی نسبت [illegible] دعا قبول ہو [illegible] اگر اللہ تعالیٰ چاہے [illegible] دعا کی بابت [illegible] اکثر قبول ہوتی ہیں [illegible] علم الٰہی [illegible]

کے متعلق ایک مقتدرانہ دعوے اللہ تعالیٰ کو ماننے والا نہیں کر سکتا۔ پھر [illegible] صحت کلی کا وعدہ اور دعوے کس طرح کریں۔ ایسے دعاوی تشہیروں - دکانداروں - فرعون صفتوں کا کام ہے۔

باقی سوالات کی نسبت فرمایا کہ ایک ایک سوال ایک رسالہ چاہتا ہے۔ غور کرو صرف ایک بحث سرمہ چشم آریہ میں ہے کسقدر کتاب لکھی گئی۔ کوئی آریہ یا برہمو یا فلسفی ایک عظیم الشان بات پیش کرے۔ اور اُسکے فیصلہ کے بعد اپنے باقی سوالات کا جواب اجمالی طور پر کچھ لے تو آسانی سے بحث طے ہو سکتی ہے۔ ورنہ صرف سوال کرتے جانا تو ایک سہل امر ہے۔ اور اس میں وقت بہت ضایع ہوتا ہے۔ اور شخصی سوالات کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا۔

خاکسار راقم آپ کی ضیافت طبع کے لئے مختصراً جواب عرض کرتا ہے۔ اگر پسند آویں تو بہتر ورنہ کالائے بد بریش خاوند۔

سوال اول - دنیا کا آغاز آدم علیہ السلام سے نہیں اور ہرگز نہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اُس سے پہلے بھی تھی۔ آثار صحیحہ میں چند قوموں کا نام بھی لیا ہے۔ جن - بن - طم - رم

سوال دوم - اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ مگر حسب ضرورت اور بلحاظ حالات آدمیوں کے شرائع نازل فرماتا ہے۔ بے ضرورت وقت اور شریعت کا قبل از وقت نازل فرمانا لغو ہوتا ہے۔ وید کو پیش کرنا غلطی ہے۔ کیونکہ آریہ کہتے ہیں کہ وید کو نازل ہوئے قریباً دو ارب کا زمانہ ہو چکا ہے مگر آجتک پتہ نہیں لگتا کہ وید کہتا کیا ہے۔ جب اسکا منشا ہی کسیکو معلوم نہیں تو اسکا آنا ہی نہ آنے کے برابر ہے۔ تمام گذشتہ زمانہ سے لیکر آجتک کوئی ظاہر نہیں کر سکا کہ اصل منشا وید کا کیا ہے۔ دو ارب برس کے بعد دیانند نے چاہا کہ اسکی شرح کریں مگر وہ بھی ناتمام چھوڑ کر دنیا سے چل بسے۔ اور سناتن والے اور آریہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ اصل مطلب کس نے سمجھا۔ گوشت خور اور گوشت خوری کے منکر اور بت پرست اور بت پرستی کے منکر دونوں وید کو پیش کرتے ہیں جس سے طالب حق حیران رہجاتا ہے کہ بات کیا ہے۔ اہل اسلامی تعلیم [illegible] سنی - شیعہ - خوارج کا وہ اختلاف نہیں جو انکے اصول تعلیم میں ہے۔ قرآن کریم میں کوئی آیۃ منسوخ موجود نہیں۔ اور کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اللہ تعالیٰ نے یا اسکے رسول نے فرمایا ہو کہ فلاں آیۃ موجود فی القرآن منسوخ ہے۔

سوال سوم - اقسام [illegible] پر مفصل بحث آئینہ کمالات اسلام اور تصدیق [illegible] میں موجود ہے [illegible]

سوال چہارم۔ اللہ تعالے نے انبیا اور رسولوں کو ہمیشہ بھیجا ہے اُن کی تعداد کسی صحیح حدیث اور کسی آیت میں نہیں۔ اور نہ یہہ امر صحیح طور پر ثابت ہے کہ وہ جو کہا گیا ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار تھے۔ کہاں کہاں اور کب ہوئے۔ یہہ بحث خالی از فائدہ ہے۔

سوال پنجم۔ ابتدا میں کیا زبان تھی۔ ہمارا اپنا عقیدہ یہہ ہے کہ وہ زبان عربی تھی۔ اسپر منن الرحمن لکھا گیا ہے۔ اور یہہ بحث بہت لمبی ہے۔ ہمارا ہرگز خیال نہیں کہ وہ سریانی زبان تھی سریانی زبان سیریا کی زبان ہے۔ اور وہ ایک شہر ہے بگڑی عربی کا۔ مگر یہہ مضمون بہت طول ہے۔ کیونکہ اسپا دعوی ہر ایک شخص رکہتا ہے کہ ہماری مقدس زبان سب السنہ کی اُم ہے۔ انڈو یوروپین اور سامی زبان دونوں کو محققان یوروپ نے پورانا مانا ہے۔ اور اتبک حیران ہیں کہ ام الالسنہ ان دونوں کی کون ہے۔ اور کیا کیا وسائط ہیں جن سے یقین ہو سکتا ہے کہ فلاں زبان ام الالسنہ ہے۔ اس پر ایک کتاب اور بہت سے تفتیشات یہاں تیار ہوئے ہیں جنمیں مستحکم دلایل سے دکہایا گیا ہے کہ کس طرح عربی سے لفظ مختلف ملکوں میں گئے ہیں اور اُن میں کیا تغیرات پیدا ہوئے ہیں۔

سوال ششم۔ آریہ افسوس کرتا ہے کہ نبی کریم کی عمر (۶۳ برس) کم ہے اتنے عرصہ میں کیا ہدایت ہو سکتی ہے۔ تعجب التعجب التعجب!!! وہ گہر میں وید پر افسوس نہیں کرتا کہ کسنے دو ارب برس میں کسقدر ہدایت کو پہیلایا۔ آریہ ورت کے شودر ولیش اتبک دیانند کے ماننے تک محروم ہیں۔ دیانند نے بہت عمر پائی یا نہ پائی اگر پائی تو کیا محمد الرسول اللہ سے زیادہ مخلوق کو ہدایت یاب کیا یا نہ کیا۔ اگر نکیا تو افسوس ایسے انسان نے کچھہ عمر نہ پائی۔ اگر کیا تو آریہ لوگ ذرا شرح سے بتاویں کہ آریہ وید دونوں کی تعداد کیا ہے۔ اور محمدیوں قرآن دونوں کی تعداد کتنی ہے بیشرم!

سوال ہفتم۔ فرقہ ناجیہ کی شفاعت۔ ترقی مدارج کے لئے اور فرقہ غیر ناجیہ کی شفاعت کمی عذاب اور کمی زمانہ عذاب کے لئے شفاعت کا ثبوت خود نیچر میں موجود ہے۔ شفاعت کی مثل بعینہ ادویہ کے منافع کی مانند ہے۔ اگر کوئی آریہ کسیطرح سوال کرے کہ امراض کا علاج کرنا غلط ہے۔ کیونکہ بیماری اعمال بد کا نتیجہ ہے۔ پہر جو لوگ اعمال بد کا ارتکاب نہیں کرتے اُنکے لئے تو مرض نہیں اسکے لیس دوا اُن کے لئے بے سُود ہے۔ اور اگر اعمال بد کے مرتکب ہیں تو اُن کی اگر دوائی کریں تو یہہ سزا اور داد ار کے عدل کے خلاف ہے۔ پس علم طب باطل ہوا۔ اور آیوروید غلط ہے۔ غور کرو ایک فلسفہ ہے سلیک عکسنہ۔ کہ یہ غور کرے۔ اور بیشرم!

سوال ہشتم۔ آپکے نام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ شاعر بہی ہیں۔ کیونکہ طلیق تخلص ہے۔ آپ نے کسی فصیح و بلیغ کو ایک مصرع پر تضمین کرتے سنا یا نہیں سنا۔ اور اس تکرار مصرع پر فصحا و بلغا کو اعتراض کرتے سنا یا نہیں سنا؟ نیز وید میں اگنی کی مہماں اور اگنی شبد کا تکرار آپنے نہیں سنا تو کسی وید خواندہ آریہ سے دریافت فرماویں کہ رگ وید میں کسقدر اس لفظ کا تکرار ہے۔ اور یہہ قول سوی دیجیا کا جواب نہیں

الحکم۔ جوابات مندرجہ بالا نہایت ہی مختصر طور پر لکھے گئے ہیں۔ کیونکہ ایک معمولی خط اُس شرح و بسط کا متحمل نہیں ہو سکتا جو ایک رسالہ کو چاہتی ہے۔ چونکہ ان سوالات میں نمبر ۳۔ ۴۔ ۵۔ کسیقدر تفصیل طلب ہیں۔ اسلئے ہم ان پر اگلے اشیوں میں سلسلہ وار مبسوط جواب بہی لکہینگے۔ گو مندرجہ بالا جوابات بطور اصول ایک منصف مزاج کے لئے کافی ہیں

(ایڈیٹر)

ایڈیٹوریل ریف نوٹس

اعلام امید کی جاتی تہی کہ ۲۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کا الحکم اُس ترتیب اور صورت میں بطور نمونہ شایع ہوگا جو ہمارے مخدوم شیخ عطا محمد صاحب سب اوورسیر کی تجویز پر عملدرآمد ہونیکی صورت میں سردست ممکن ہو سکتی تہی۔ مگر ہمارے اتفاقی سفر نے اجازت ندی کہ ہم ایسا کر سکیں۔ علاوہ ازیں سال رواں کے ختتام میں صرف ایک ہی ہفتہ رہگیا ہے۔ اور وہ بہی معروفیت کا مل کا۔ اسلئے آئندہ سال کا پہلا نمبر ہم موعودہ نمبر کی شکل میں شایع کرینگے۔

ایک ہفتہ کی رخصت الحکم اپنے محتشم ناظرین سے امید کرتا ہے کہ وہ اپنے خادم کو ایک سال کی دماغی محنت اور مصروفیت کے بعد ایک ہفتہ کی فرصت ایام کرسمس میں عطا فرماوینگے۔ تاکہ وہ تازہ دم ہو کر آنے والے سال بہر کی منزل کے لئے کمربستہ ہو جاوے اور اپنے فرض منصبی کو زیادہ خوبی اور عمدگی کے ساتھہ سرانجام دینے کے قابل ہو سکے۔ کیونکہ سال کے اخیر پر مصروفیت بہت بڑہجاتی ہے۔ اور درستی کا غذات و رجسٹر جات وغیرہ کے لئے بہت وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ بہرحال ۲۲ دسمبر ۱۸۹۸ء کا الحکم سال رواں کو ایڈیو (الوداع) کہتا ہے۔ اور اس سال کا یہی آخری نمبر سمجہا جاویگا۔ ہم اس ہفتہ کی رخصت اور فرصت کی تلافی میں انشاء اللہ جنوری ۱۸۹۹ء کا پہلا نمبر بڑہنے کے پورے ۱۶ صفحوں پر شایع کرینگے۔ تاکہ وہ کمی پوری ہو جاوے۔

ناظرین سے التماس ہمارے محتشم ناظرین ادائے زر چندہ کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ اخبار کے مالی سال میں سے دو ماہ ختم ہو چکے ہیں۔ یہہ کوئی ضروری بات نہ سمجہی جاوے کہ بار بار کے تقاضاؤں کے بدوں قیمت دینا دانشمندی نہیں ہم کو اپنے معاونین اور دست و بازو قدر دانوں سے امید ہے کہ وہ اپنی قدر کے موافق نہ ہماری خدمت و حیثیت کے موافق قدر دانی فرمائینگے۔

ہمارا سفر باوصفیکہ ہم رپورٹ کی انطباع میں سب سے زیادہ مصروف تہے۔ لیکن ایک **دینی خدمت** کے جوش نے ہم کو نہ تو ناظرین اخبار کی شکایتوں کی پرواہ کرنے دی۔ اور نہ دوسرے اہم امور کے سرانجام دہی کا خیال پیدا ہونے دیا۔ اور ان سب باتوں پر مقدم اور ضروری کام وہی سمجھہ میں آیا جسکے لئے ہمنے یہہ سفر کیا۔ دوران قیام امرتسر میں ہم کو ریاست فریدکوٹ کی جلسہ عطائے اختیارات کی حالات معلوم ہوئے۔ اسلئے ہم نے اپنی اُن ضرورتوں کو جو اس دینی خدمت سے وابستہ ہیں پیش نظر رکہکر ریاست مذکور میں جانا چاہا چنانچہ آج ہم ریاست کی خاص **راجدہانی** ہی سے یہہ سطریں لکہہ رہے ہیں۔

ہم کو ایک عرصہ سے معلوم تہا کہ ریاست فریدکوٹ میں مسلمانوں کی بدقسمتی یا کمزوری سے اذان کے علی رؤس الاشہاد کہنے کی اجازت نہیں۔ بلکہ دیگر جرایم کی طرح یہہ بہی ایک جرم سمجہا جاتا ہے یہیں تک نہیں بلکہ بعض مسجدوں پر گیارہ گیارہ روپے جرمانہ بہی ہو چکا۔ اور بعض بدقسمت مسلمان محض اس جرم میں کہ اُنہوں نے باآواز بلند اللہ اکبر کیوں پکارا معتوب بہی ہوئے

بہرحال یہہ حال ہے۔ ہم اسکو نہ تو ابہی مہاراجہ سابق کے تعصب مذہبی کا نتیجہ کہہ سکتے ہیں۔ نہ اہلکاروں کی ہوشیاری اور بیجا پاسداری کا نمونہ۔ کیونکہ ان امور کے اظہار کے لئے ہم دوسرے وقت کے منتظر ہیں۔ فی الحال ہمنے ارادہ کیا ہے کہ پردیسی مسلمانوں کا ایک ڈیپوٹیشن مہاراجہ حال کی خدمت میں جو ۱۶ دسمبر سے بااختیار کلی فرماں روا ہوئے ہیں اس امر کی درخواست کے لئے حاضر ہو کہ وہ اپنے اس حصول اختیار کی تقریب کی دائمی یادگار کے طور پر فریدکوٹ کے غریب مسلمانوں کو اس آزادی روشنی۔ اور تہذیب کے زمانہ میں پوری آزادی سے فرایض مذہبی کے ادا کرنے کی اجازت دیں۔ ہم کو بظاہر تو ایسی ہی امید ہے کہ وہ اپنی غریب رعایا کی درد دل کو سنینگے۔ اور اُن سے دعائیں لینگے۔ ہم مفصل مضامین اس

مخمس

بر قصیدہ جناب منشی سید شکیل احمد صاحب سہسوانی از خاکسار سید محمد مختار احمد صاحب مختار شاہجہانپوری

اللہ اللہ یہہ کیا ظلم کیا جاتا ہے۔   جو ہیں دیندار اُنہیں بے دین کہا جاتا ہے
دل مسلمانوں کا اس غم سے بیٹھا جاتا ہے   دین احمد کا زمانہ سے مٹا جاتا ہے
قہر ہے اے مرے اللہ یہہ ہوتا کیا ہے؟

جو کہ اسلام کے ہیں صبح و مسا خیر طلب   ہر طرح تابع فرمان شہنشاہ عرب
اُن کو کافر یہہ کہیں ہائے ستم! ہائے غضب   دیکھتے ہیں جو دکھاتا ہے تو ہم کو یارب
سنتے ہیں تو جو سناتا ہے لبس اپنا کیا ہے

مولوی کوئی کہے یا کوئی کچھہ نذر کرے   لوگ نکلے ہیں اسی دین میں یہن کر جبے
دین وایمان سے کیا کام رہے یا نہ رہے   فکر بیدینوں کو بس یہہ ہے کہ ہر پہلو سے
مال دنیا کا ملے دولت عقبا کیا ہے؟

اب مخالف ہیں وہی جو نظر آتے تھے رفیق   سخت بدخلق ہیں وہ ہم جنہیں سمجھے تھے خلیق
بدلیاقت وہی نکلے ہیں جو بنتے تھے لئیق   حایل منزل مقصود ہیں قطاع طریق
لفقد ایماں کے تحفظ کا طریقا کیا ہے؟

جو قوی ہے اسے سمجھے ہیں یہہ نادان ضعیف   ہوتا جاتا ہے اسی وجہہ سے ایمان ضعیف
کیوں نہ بیدین کہیں پھر اُسے ہر آن ضعیف   مضمحل ملت بیضا ہے مسلمان ضعیف
ملحدوں کی جو بن آئے تو اچنبھا کیا ہے۔

ہائے اس حد کو مسلمانوں کی پہنچی نوبت   چھوڑ دی پیروی قول شفیع امت
کہتے ہیں حضرت عیسیٰ نے نہیں کی رحلت   شغل یاروں کا ہی تحریف کتاب و سنت
دین جاتا ہے تو جائے اُنہیں پروا کیا ہے

جو کہ بنتے ہیں موحد یہہ اُنہیں کا ہے خیال   آکے مُردوں کو جلائیگا مسیح الدجال
اس عقیدہ کے مخالف تو وہ رکھتے ہیں ملال   عالم الغیب کے آئینہ ہے تجھہ پر سب حال
کیا کہوں ملت اسلام کا نقشا کیا ہے۔

زندہ گردانتے ہیں حضرت عیسیٰ کو ابہی   اللہ اللہ یہہ حق پوشی رہے بے ادبی
اس عقیدہ سے جو روکے اُسے کہتے ہیں شقی   عافیت تنگ ہر بیدینوں سے دیندار بہی
قایم اب تک ہی یہہ دنیا سبب اسکا کیا ہے۔

زندہ عیسیٰ کو بتانے سے فضیلت ہی غرض   شیخ بطال میں ہر طرح بطالت ہی غرض
فتوے کفر سے انکی یہی نیت ہی غرض   صرف تحصیل زر و مال و وجاہت ہی غرض
اور اس دعوے باطل کا نتیجا کیا ہے

دیکھے اک مومن کامل پہ گواہی جہوٹی   زک پہ زک اور اذیت پہ اذیت پائی
باز آیا نہ مگر مولوی بطالی   حوصلہ اُس کا بعنی یہی کہتا ہے ابہی
دیکھتے جائیں ابہی آپنے دیکھا کیا ہے۔

جبکہ قرآن سے ثابت ہی وفات عیسا   اور حضرت نے بہی ارشاد یہی فرمایا
منصفی تر ہی پہر تونے یہہ کس منہ سے کہا   قادیانی نے نیا فتنہ کیا ہے برپا
میں مسیحا ہوں وہ کہتا ہے مسیحا کیا ہے۔

ہے ہمیں مخبر صادق نے خبردار کیا   یعنے عیسا ہے امام ایک اسی امت کا
پہر یہہ کسواسطے کہتا ہے تو اے یاوہ سرا   یکقلم زندگی و رفع و نزول عیسا
سب کا منکر ہے اس آفت کا ٹھکانا کیا ہے

ذکر دجال لعیں واقعۂ قحط و بلا   حالت زلزلۂ ارض و نشانات سما
کینہ و بغض و نفاق حضرات علما   حار و ہنگام و علامات نزول عیسا
سب احادیث میں ہر قوم میں چھوٹا کیا ہے

سہسوانی کی ذرا یاوہ سرائی تو سنو   اُسکا دعوے ہے کہ زندہ ہیں مسیح خوشخو
اور کہتا ہے کہ اُتر ینگے وہی لے لوگو!   کوئی انصاف سے دیکھے اگر اس نامہ کو
ابہی کہل جائے وہ سچا ہے کہ جہوٹا کیا ہے

مرحبا صل علی صل علی صل علے   حضرت عیسیٰ موعود ہوئے جلوہ نما
ہائے بیدین سمجھتے ہیں اُنہیں یاوہ سرا   نفخ میں صور کے یارب ہے تامل کیسا
اب قیامت کے بپا ہونے میں وقفا کیا ہے

لوگ کہتے ہیں کہ کافر ہے یہہ بلا شبہہ و شک   حضرت مہدی موعود کی کرتے ہیں ہتک
کیا عجب ہی جو کہیں سنکے اسے حور و ملک   ٹوٹ پڑتا نہیں کسواسطے یارب یہہ فلک
کیوں زمیں شق نہیں ہوتی یہہ تماشا کیا ہے

مہدی و عیسیٰ موعود نمودار ہوئے   مرحبا دین کی تائید میں کیا کام کئے
حیف اُس شخص کی حالت پہ جو پہر بہی یہہ کہے   کہ ابہی مہدی برحق نہیں ظاہر ہوئے
دیر عیسیٰ کے اُترنے میں خدایا کیا ہے

پہلے دو چار کو مہدی نے بنایا بسمل   پہر کیا تیغ براہین سے جہاں کو گہایل
اب تو شاد یہی کہنے لگی ہو ہو کے خجل   کی ہے کیا جلد ترقی یہ ترقی حاصل
واہ اے ہمت عالی ترا کہنا کیا ہے؟

شک نہیں اسمیں وہ ہی ملہم با صدق و صفا   مہدی و عیسیٰ موعود بہی بفضل خدا
تو مگر حشر میں اس کہنے کا پائیگا مزا   پہلے مُلا تہا - پہر الہامی بنا - پہر عیسا
قابل دید تماشا ہے یہہ مرزا کیا ہے؟

ہر طرح ہوگیا یہہ مسئلہ ثابت بدلیل   کہ یہی عیسیٰ امت ہیں باوصاف جمیل
پہر خدا جانے یہہ کس برتے پہ کہتا ہے شکیل   نہ سمجھہ بیٹھنا اس کو کہیں عیسیٰ کا مثیل
دیکھو قرآن و احادیث کا منشا کیا ہے؟

قول مہدی جسے سمجھا ہے تو اے شوخ قبیح   وہ تو انجیل کے اک قول کی ہے نقل صحیح
تو نے پہر کسلیئے باندہا ہے یہہ بہتان صریح   صاف کہتا ہے کہ نجار کے بیٹے تہے مسیح
ہوئے بے باپ کی پیدا یہہ عقیدا کیا ہے؟

مہدی پاک کی موجود ہے تصنیف فصیح   دیکہہ لیگا جو کوئی شخص اسے بالتصریح
تیرے اُس کذب کو کیا خاک وہ سمجھیگا صحیح   صاف کہتا ہی کہ نجار کے بیٹے تہے مسیح
ہوئے بے باپ کی پیدا یہہ عقیدا کیا ہے؟

حی وقیوم مسیحا کو سمجھتا ہے تو آہ!   اور کہتا ہے ہوئے خوب رسول ذیجاہ
کیوں نہ اس قول سے مومن کو ہو رنج جانکاہ   کی ہے وہ ہرزہ درائی کہ معاذ باللہ

تحریر ... ہوا دل ... کیا ہے .

شیخ جی! اب تو خدا کے لئے ... ذرا — دیکھو تو ضد کا تمہاری یہہ نتیجہ نکلا
یعنے کہنے لگے عیسائی ... استہزا — ہوا قرآن سے اثبات حیاتِ عیسا

یہہ کرامت ہے کہ اعجاز مسیحا کیا ہے

زندہ اب حضرت عیسا کو سمجھنا نہ کوئی — یاد رکھنا کہ سب راہ یہی ہے سیدہی
لاکہہ بہکائے تمہیں مولوی بطالی — مومنو! ابلہ فریبی میں نہ آنا اُس کی

ایک ہی فتنہ ہے تم نے اُسے سمجھا کیا ہے؟

آجکل فکر میں دجال لعیں ہے ہر آں — چاہیئے پیروی مہدی با غیرت و شان
اور پہر یہہ بہی رہے صبح و مسا ورد زباں — یارب! اس دور پُر آشوب میں قایم ایماں

تو ہی رکہے تو رہے ورنہ بہروسا کیا ہے.

مہدی پاک سے جلتا ہے کوئی ناہنجار — اور کرتا ہے کوئی کفر کے فتوے تیار
سارے عالم میں تہلکہ ہے خدائے غفار — راتدن فتنوں کی بارش کیطرح ہی بوچہار

گر نہو تیری صیانت تو ٹہکانا کیا ہے؟

مہدی پاک پہ ہو فضل خدائے بیچوں — وہ مضامین لکہے جن پہ ہوا دل مفتوں
کیوں نہ سیراب ہوں اب تشنہ لبانِ محزوں — موجزن اسمیں ہیں حقیقت حق کے مضموں

یہہ رسالہ ہے خدا جانے کہ دریا کیا ہے.

واہ کیا خوب مضامین پسندیدہ لکہے — طالب صدق جنہیں دیکہکے مسرور ہوئے
شہوانی بہی اسے دیکہکے انصاف کرے — رہنما ہے یہہ کتاب اہل سعادت کیلئے

جو ازل کے ہیں شقی تذکرہ اُن کا کیا ہے

راستی سے جنہیں نفرت ہی ہوئی وہ مخزوں — کینہ و بغض و عداوت نے کیا اُنکو زبوں
اُن کے سینوں میں ہوا اُن کی تمناؤں کا خوں — کٹ گئے دشمن دین دیکہکے اسکے مضموں

سیف مسلول کہوں اسکو تو بیجا کیا ہے.

ہوگیا دشمن محنت زدہ زمانہ یارب! — تو اسے دامن رحمت میں چہپانا یارب!
روز بد بہر محمدؐ نہ دکہانا یارب! — آخری وقت کے فتنوں سے بچانا یارب!

ہے یہی دل کی مراد اور تمنا کیا ہے

وصیت الحق

ذیل میں ہم حضرت اقدس امام حجۃ الاسلام جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وہ گرامی قدر وصایا درج کرتے ہیں جو آپ نے حقیقت کے نام سے ایک رسالہ کی صورت میں ۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء کو اپنے شایع فرمائے ہیں - جسکا ایک حصہ ہم گذشتہ نمبر میں درج کر آئے ہیں - وہو ہذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ

... دل آں فرومایہ شاد — کہ از بہر دنیا دہد دیں بباد

... لئے خصوصاً یہہ اشتہار شایع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجے کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنۃ - اور اُسکے دو رفیقوں کی نسبت شایع کیا گیا ہے - جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی .

اور میں اپنی جماعت کو چند لفظ بطور نصیحت کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوے پر پنجہ مارکر یادہ گوئی کے مقابلہ پر یادہ گوئی نکریں - اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں ندیں - وہ بہت کچہہ ٹہٹہا اور ہنسی سنینگے جیساکہ وہ سن رہے ہیں - مگر چاہیئے کہ خاموش رہیں اور تقوی اور نیکبختی کے ساتہہ خداتعالے کے فیصلہ کی طرف نظر رکہیں اگر وہ چاہتے ہیں کہ خداتعالے کی نظر میں قابل تائید ہوں تو صلاح اور تقوے اور صبر کو ہاتہہ سے ندیں - اب اُس عدالت کے سامنے مسل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی - اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جبتک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگرچہ اُس کی بدی کا بہی مواخذہ ہے - مگر اُس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کہڑے ہوکر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے - اسلئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خداتعالے کی عدالت کی توہین سے ڈرو - اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوے اختیار کرو - اور خداتعالے سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرمادے - بہتر ہے کہ شیخ محمد حسین اور اُسکے رفیقوں سے ہرگز ملاقات نکرو - کہ بسا اوقات ملاقات موجب جنگ و جدل ہوجاتی ہے - اور بہتر ہے کہ اس عرصہ میں کچہہ بحث و مباحثہ بہی نکرو کہ بسا اوقات بحث و مباحثہ سے تیز زبانیاں پیدا ہوتی ہیں ضرور ہے کہ نیک عملی اور راستبازی اور تقوے میں آگے قدم رکہو کہ خدا اُن کو جو تقوی اختیار کرتے ہیں ضایع نہیں کرتا - دیکہو حضرت موسی نبی علیہ السلام جو سب سے زیادہ اپنے زمانہ میں حلیم اور متقی تہے تقوے کی برکت سے فرعون پر کیسے فتحیاب ہوئے - فرعون چاہتا تہا کہ اُن کو ہلاک کرے - لیکن حضرت موسی علیہ السلام کی آنکہوں کے آگے خداتعالے نے فرعون کو معہ اسکے تمام لشکر کے ہلاک کیا - پہر حضرت عیسے علیہ السلام کے وقت میں بدبخت یہودیوں نے یہہ چاہا کہ اُن کو ہلاک کریں - اور نہ صرف ہلاک - بلکہ اُن کی پاک روح پر صلیبی موت سے لعنت کا داغ لگادیں - کیونکہ توریت میں لکہا تہا کہ جو شخص لکڑی پر یعنے صلیب پر مارا جائے وہ لعنتی ہے - یعنے اُسکا دل پلید اور ناپاک اور خدا کے قرب سے دُور جا پڑتا ہے - اور راندہ درگاہ الہی اور شیطان کی مانند ہوجاتا ہے - اسلئے لعین شیطان کا نام ہے - اور یہہ نہایت بد منصوبہ تہا کہ جو حضرت مسیح علیہ السلام کی نسبت سوچا گیا تہا - تا اس سے وہ نالایق قوم یہہ نتیجہ نکالے کہ یہہ شخص پاکدل اور سچا نبی اور خدا کا پیارا نہیں ہے - بلکہ نعوذ باللہ لعنتی ہے جسکا دل پاک نہیں ہے - اور جیساکہ مفہوم لعنت کا ہے وہ خدا سے بجان و دل بیزار اور اللہ اُس سے بیزار ہے لیکن خدائے قادر و قیوم نے ... یہودیوں کو اس ارادے سے ناکام اور نامراد رکہا اور اپنے پاک نبی علیہ السلام کو نہ صرف صلیبی موت سے بچایا بلکہ اُس کو ایک سو بیس برس تک زندہ رکہکر تمام دشمن یہودیوں کو اُسکے سامنے ہلاک کیا - ہاں خداتعالے کی اُس قدیم سنت کے موافق کہ کوئی اولوالعزم نبی ایسا نہیں گذرا جس نے قوم کی ایذا کی وجہہ سے ہجرت نہ کی ہو - حضرت عیسے علیہ السلام نے بہی تین برس کی تبلیغ کے بعد صلیبی فتنہ سے نجات پاکر ہندوستان کی طرف ہجرت کی - اور یہودیوں کی دوسری قوموں کو جو بابل کے تفرقہ کے زمانہ سے ہندوستان اور کشمیر اور تبت میں آئے ہوئے تہے - خداتعالے کا پیغام پہنچاکر آخرکار خاک کشمیر جنت نظیر میں انتقال فرمایا - اور سرینگر خان یار کے محلہ میں باعزاز تمام دفن کئے گئے - آپ کی قبر بہت مشہور ہے یزار و یتبرک بہ - ایسا ہی خداتعالے نے ہمارے سید و مولی نبی آخر الزمان کو جو سید المتقین تہے

انواع اقسام کی تائیدات سے مظفر اور منصور کیا۔ گو اوایل میں حضرت موسےٰ اور حضرت عیسےٰ کی طرح داغ ہجرت آپ کے بھی نصیب ہوا۔ مگر وہی ہجرت فتح اور نصرت کی مبادی اپنے اندر رکھتی تھی۔

سو اے دوستو! یقیناً سمجھو کہ متقی کبھی برباد نہیں کیا جاتا جب دو فریق آپس میں دشمنی کرتے ہیں اور خصومت کو انتہا تک پہنچاتے ہیں تو وہ فریق جو خدا تعالےٰ کی نظر میں متقی اور پرہیزگار ہوتا ہے آسمان سے اسکے لئے مدد نازل ہوتی ہے۔ اور اسطرح پر آسمانی فیصلہ سے مذہبی جھگڑے انفصال پا جاتے ہیں۔ دیکھو ہمارے سید و مولا نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیسے کمزوری کی حالت میں مکہ میں ظاہر ہوئے تھے۔ اور اُن دنوں میں ابوجہل وغیرہ کفار کا کیا عروج تھا۔ اور لاکھوں آدمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن جانی ہو گئے تھے۔ تو پھر کیا چیز تھی جسنے انجام کار ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فتح اور ظفر بخشی۔ یقیناً سمجھو کہ یہی راستبازی اور صدق اور پاک باطنی اور سچائی تھی۔ سو بھائیو! اُسپر قدم مارو!! اور اس گھر میں بہت زور کے ساتھ داخل ہو۔ پھر عنقریب دیکھ لوگے کہ خدا تعالےٰ تمہاری مدد کریگا۔ وہ خدا جو آنکھوں سے پوشیدہ مگر سب چیزوں سے زیادہ چمک رہا ہے۔ جس کے جلال سے فرشتے بھی ڈرتے ہیں۔ وہ شوخی اور چالاکی کو پسند نہیں کرتا۔ اور ڈرنے والوں پر رحم کرتا ہے سو اُس سے ڈرو۔ اور ہر ایک بات سمجھکر کہو۔ تم اُسکی جماعت ہو۔ جن کو اُسنے نیکی کا نمونہ دکھانے کے لئے چُنا ہے۔ سو جو شخص بدی نہیں چھوڑتا اور اُسکے لب جھوٹ سے۔ اور اُس کا دل ناپاک خیالات سے پرہیز نہیں کرتا۔ وہ اس جماعت سے کاٹا جائیگا۔

اے خدا کے بندو! دلوں کو صاف کرو۔ اور اپنے اندرونوں کو دھو ڈالو۔ تم نفاق اور دورنگی سے ہر ایک کو راضی کر سکتے ہو۔ مگر خدا کو اس خصلت سے غضب میں لاؤگے۔ اپنی جانوں پر رحم کرو۔ اور اپنی ذرّیت کو ہلاکت سے بچاؤ۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ خدا تم سے راضی ہو۔ حالانکہ تمہارے دل میں اُس سے زیادہ کوئی اور عزیز بھی ہے۔ اُسکی راہ میں فدا ہو جاؤ۔ اور اُسکے لئے محو ہو جاؤ۔ اور ہمہ تن اُسکے ہو جاؤ۔ اگر چاہتے ہو کہ اسی دنیا میں خدا کو دیکھلو۔ کرامت کیا چیز ہے؟ اور خوارق کب ظہور میں آتے ہیں؟ سو سمجھو اور یاد رکھو کہ دلوں کی تبدیلی آسمان کی تبدیلی کو چاہتی ہے۔ وہ آگ جو اخلاص کے ساتھ بھڑکتی ہے وہ عالم بالا کو نشان کی صورت پر دکھلاتی ہے۔ تمام مومن اگرچہ عام طور پر ہر ایک بات میں شریک ہیں یہاں تک کہ ہر ایک کو معمولی حالت کی خوابیں بھی آتی ہیں۔ اور بعض کو الہام بھی ہوتے ہیں۔ لیکن وہ کرامت جو خدا کا جلال اور چمک اپنے ساتھ رکھتی ہے اور خدا کو دکھلا دیتی ہے وہ خدا کی ایک خاص نصرت ہوتی ہے۔ جو اُن بندوں کی عزت زیادہ کرنے کے لئے ظاہر کیجاتی ہے جو حضرت احدیت میں جان نثاری کا رتبہ رکھتے ہیں جبکہ وہ دنیا میں ذلیل کیئے جاتے اور اُن کو بُرا کہا جاتا اور کذاب اور مفتری اور بدکار اور لعنتی اور دجال اور ٹھگ اور فریبی اُنکا نام رکھا جاتا ہے۔ اور اُن کے تباہ کرنے کے لئے کوششیں کی جاتی ہیں تو ایک حد تک وہ صبر کرتے اور اپنے آپکو تھامے رہتے ہیں۔ پھر خدا تعالےٰ کی غیرت چاہتی ہے کہ اُن کی تائید میں کوئی نشان دکھاوے۔ تب یکدفعہ اُن کا دل دُکھتا اور اُنکا سینہ مجروح ہوتا ہے۔ تب وہ خدا تعالےٰ کے آستانہ پر تضرعات کیساتھ گرتے ہیں۔ اور اُن کی دردمندانہ دُعاؤں کا آسمان پر ایک صعبناک شور پڑتا ہے۔ اور جسطرح بہت سی گرمی کے بعد آسمان پر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے بادل کے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اور پھر وہ جمع ہوکر ایک تہ بتہ بادل پیدا ہوکر یکدفعہ برسنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی مخلصین کے دردناک تضرعات جو اپنے وقت پر ہوتے ہیں رحمت کے بادلوں کو اُٹھاتے ہیں۔ اور آخر وہ ایک نشان کی صورت میں زمین پر نازل ہوتے ہیں۔ غرض جب کسی مرد صادق ولی اللہ پر کوئی ظلم انتہا تک پہنچ جائے۔ تو سمجھنا چاہیئے کہ اب کوئی نشان ظاہر ہوگا۔

ہر بلا کیں قوم را حق دادہ است
زیر آں گنج کرم بنہادہ است

مجھے افسوس سے اسجگہ یہہ بھی لکھنا پڑا ہے کہ ہمارے مخالف ناانصافی اور دروغگوئی اور کجروی سے باز نہیں آتے وہ خدا کی باتوں کی بڑی جرات سے تکذیب کرتے اور خدائے جلیل کے نشانوں کو جھٹلاتے ہیں۔ مجھے امید تھی کہ میرے اشتہار ۲۱ر نومبر ۱۸۹۸ء کے بعد جو بمقابلہ شیخ محمد حسین بٹالوی۔ اور محمد بخش جعفر زٹلی اور ابوالحسن تبتی کے لکھا گیا تھا۔ یہہ لوگ خاموش رہتے۔ کیونکہ اشتہار میں صاف طور پر یہہ لفظ تھے کہ ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک اثبات کی میعاد مقرر ہوگئی ہے کہ جو شخص کاذب ہوگا خدا اُس کو ذلیل اور رسوا کریگا۔ اور یہہ ایک کھلا کھلا معیار صادق و کاذب تھا۔ جو خدا تعالےٰ نے اپنے الہام کے ذریعے سے قایم کیا تھا۔ اور چاہیئے تھا کہ یہہ لوگ اس اشتہار کے شایع ہونے کے بعد چپ ہو جاتے اور ۱۵ر جنوری ۱۹۰۰ء تک خدا تعالےٰ کے فیصلہ کا انتظار کرتے مگر افسوس کہ اُنہوں نے ایسا نہیں کیا۔ بلکہ زٹلی مذکور نے اپنے اشتہار ۳۰ر نومبر ۱۸۹۸ء میں وہی گند پھر بھر دیا جو ہمیشہ اُسکا خاصہ ہے۔ اور سراسر جھوٹھ سے کام لیا۔ وہ اس اشتہار میں لکھتا ہے کہ کوئی پیشگوئی اس شخص یعنے اس عاجز کی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بجز اسکے کیا کہیں کہ لعنة الله على الكاذبين۔ وہ یہہ بھی کہتا ہے کہ آتھم کے متعلق پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ ہم اسکے جواب میں بھی بجز لعنت اللہ علی الکاذبین کچھہ نہیں کہہ سکتے۔ اصل تو یہہ ہے کہ جب انسان کا دل بُخل اور عناد سے سیاہ ہو جاتا ہے تو وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتا۔ اور سُنتے ہوئے نہیں سنتا۔ اُسکے دل پر خدا کی مُہر لگجاتی ہے۔ اُس کے کانوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ یہہ بات ابتک کس پر پوشیدہ ہے کہ آتھم کی نسبت پیشگوئی شرطی تھی۔ اور خدا کے الہام نے ظاہر کیا تھا کہ وہ رجوع الی الحق کی حالت میں مرنے سے بچ جائیگا۔ اور پھر آتھم نے اپنے افعال سے اپنے اقوال سے اپنی سراسیمگی سے۔ اپنے خوف سے۔ اپنے قسم نہ کھانے سے۔ اپنے نالش نہ کرنے سے ثابت کر دیا کہ ایام پیشگوئی میں اُسکا دل عیسائی مذہب پر قایم نرہا۔ اور اسلام کی عظمت اُسکے دل میں بیٹھہ گئی۔ اور یہہ کچھہ بعید نہ تھا۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کی اولاد تھا۔ اور اسلام سے بعض اغراض کی وجہہ سے مرتد ہوا تھا اسلامی چاشنی رکھتا تھا۔ اسیوجہہ سے اُس کو پورے طور پر عیسائیوں کے عقیدہ سے اتفاق بھی نہیں تھا۔ اور میری نسبت وہ ابتدا سے نیک ظن رکھتا تھا۔ لہٰذا اُس کا اسلامی پیشگوئی سے ڈرنا قرین قیاس تھا۔ پھر جبکہ اُسنے قسم کھا کر اپنی عیسائیت ثابت نہ کی اور نہ نالش کی۔ اور چور کیطرح ڈرتا رہا۔ اور عیسائیوں کی سخت تحریک سے بھی وہ اُن کاموں کے لئے آمادہ نہوا تو کیا اُسکی یہہ حرکات ایسی نہ تھیں کہ اس سے یہہ نتیجہ نکلے کہ وہ اسلامی پیشگوئی کی عظمت سے ضرور ڈرتا رہا۔ غافل زندگی کے لوگ تو نجومیوں کی پیشگوئیوں سے بھی ڈر جاتے ہیں۔ چہ جائیکہ ایسی پیشگوئی جو بڑے شدّ و مد سے کی گئی تھی جسکے سننے سے اُسیوقت اُسکا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ جس کے ساتھہ درصورت نہ پورے ہونے کے میں نے اپنے سزایاب ہونے کا وعدہ کیا تھا۔ پس اسکا رعب ایسے دلوں پر

جو دینی سچائی سے بے بہرہ ہیں۔ کیونکر نہوتا۔ پھر جبکہ یہہ بات صرف قیاسی نہ رہی بلکہ خود آتھم نے اپنے خوف اور اسکی دہشت زدہ ہونے کی حالت سے جس کو صدہا لوگوں نے دیکھا۔ اپنی اندرونی بیقراری اور اعتقادی حالت کے تغیر کو ظاہر کردیا۔ اور پھر بعد میعاد قسم نہ کہانے اور نالش نکرنے سے اوس تغیر کی حالت کو اور بھی یقین تک پہنچایا۔ اور پھر الہام الٰہی کے موافق ہمارے آخری اشتہار سے چھہ ماہ کے اندر مر بھی گیا۔ تو کیا یہہ تمام واقعات ایک منصف اور خدا ترس کے دل کو اس یقین سے نہیں بہر لیتے کہ وہ پیشگوئی کی میعاد کے اندر الہامی شرط سے فائدہ اٹھا کر زندہ رہا۔ اور پھر الہام الٰہی کی خبر کے موافق اخفائے شہادت کی وجہہ سے مرگیا۔ اب دیکھو تلاش کرو کہ آتھم کہاں ہے؟ کیا وہ زندہ ہے؟ کیا یہہ سچ نہیں کہ وہ کئی برس سے مرچکا۔ مگر جس شخص کے ساتھہ اُسنے ڈاکٹر کلارک کی کوٹھی پر بمقام امرتسر مقابلہ کیا تھا۔ وہ تو ابتک زندہ موجود ہے جواب یہہ مضمون لکھ رہا ہے۔

اے حیا و شرم سے دور رہنے والو! ذرا اسبات کو تو سوچو کہ وہ شہادت کے اخفا کے بعد کیوں جلد مرگیا؟ میں نے تو اُسکی زندگی میں یہہ بھی لکھدیا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو میں پہلے مرونگا۔ ورنہ میں آتھم کی موت کو دیکھونگا۔ سو اگر شرم ہے تو آتھم کو ڈھونڈہ کر لاؤ کہ کہاں ہے۔ وہ میری عمر کے قریب قریب تہا۔ اور عرصہ تیس برس سے مجھسے واقفیت رکھتا تھا۔ اگر خدا چاہتا تو وہ ۳۰ برس تک اور زندہ رہ سکتا تھا۔ پس یہہ کیا باعث ہوا کہ وہ انہیں دنوں میں جبکہ اُسنے عیسائیوں کی دلجوئی کے لئے الہامی پیشگوئی کی سچائی اور اپنے دلی رجوع کو چھپایا۔ خدا کے الہام کے موافق فوت ہوگیا۔ خدا اُن دلوں پر لعنت کرتا ہے جو سچائی کو پاکر پھر اُسکا انکار کرتے ہیں۔ اور چونکہ یہہ انکار جو اکثر عیسائیوں اور بعض شریر مسلمانوں نے کیا۔ خدا تعالیٰ کی نظر میں ظلم صریح تہا۔ اس لئے اُسنے ایک دوسری عظیم الشان پیشگوئی کے پورا کرنے سے یعنے پنڈت لیکھرام کی موت کی پیشگوئی سے منکروں کو ذلیل اور رسوا کر دیا۔ یہہ پیشگوئی اس مرتبہ پر فوق العادت تہی۔ کہ اسمیں قبل از وقت یعنے پانچ برس پہلے تبلایا گیا تہا کہ لیکھرام کس دن اور کس قسم کی موت سے مریگا۔ لیکن افسوس کہ بخیل لوگوں نے جن کو مرنا یاد نہیں۔ اس پیشگوئی کو بھی قبول نکیا۔ اور خدا نے بہت سے نشان ظاہر کئے۔ یہہ سب سے انکار کرتے ہیں اب یہہ اشتہار ۱۲ نومبر ۱۸۹۸ء آخری **فیصلہ** ہے۔

چاہیئے کہ ہر ایک طالب صادق صبر سے انتظار کرے۔ خدا جھوٹوں۔ کذابوں۔ دجالوں کی مدد نہیں کرتا قرآن شریف میں صاف لکھاہے کہ خدا تعالیٰ کا یہہ عہد ہے کہ وہ مومنوں اور رسولوں کو غالب کرتا ہے۔ اب یہہ معاملہ آسمان پر ہے۔ زمین پر چلانے سے کچھہ نہیں ہوتا۔ دونوں فریق اُسکے سامنے ہیں۔ اور عنقریب ظاہر ہوگا کہ اس کی مدد اور نصرت کس طرف آتی ہے؟

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والسلام علےٰ من اتبع الہدیٰ۔

(۳۰ نومبر ۱۸۹۸ء)

المشتہر

خاکسار میرزا غلام احمد

از قادیان

منشیات

شراب خوری

داناؤں نے ہر ایک زمانہ میں مانا اور ظاہر کیا ہے کہ کل مسکرات آدمی کی اندرونی بیرونی حالت اور طاقت کے لیئے ایسی مضر ہیں کہ اُن کے برابر ضرر دینے والی اور چیز نہیں ہے۔

مسکرات میں سے خصوصاً شراب نہایت ہی نقصان دینے والی ہے صحت کو بگاڑتی ہے۔ روپیہ کو بیجا اور بے محل صرف کراتی ہے۔ ہزارہا قسم کی برائیوں کا مرتکب کرکے آخر کار مفلس۔ نادار اور بےعزت و حقیر بنادیتی ہے اور کسی کام کا نہیں چھوڑتی۔ دانایان مغرب بھی باوجودیکہ اُن کے ممالک میں اسنے زیادہ رواج پایا ہوا ہے۔ اسکی مضرت اور بدی کے قایل ہیں۔ چیف جسٹس کا قول ہے "مسکرات میں شراب سارے گناہوں کی سردار ہے" ایک اور صاحب فرماتے ہیں "شراب سب گناہوں کی جڑ ہے"

مذہب جس نے بنی آدم کو سیدہا کرنے میں کل اکتسابی اور قدرتی اسباب سے بڑھ کر زور دکھایا ہے۔ ہر ایک ملک اور ہر ایک طبقہ اور گروہ میں ظہور پکڑ کر اس ناپاک چیز کی ناپاکی اور مضرت بیان کرتا ہے۔

حضرات انبیاء نے کہولکر اسکے نقصانوں اور برائیوں کا اظہار فرمایا ہے۔ یہانتک کہ اسکے لئے اُمّ الخبائث کا قبیح لقب تجویز فرمادیا۔ وقت کے حکماء اور اطباء نے بھی بنی نوع کی بہلائی اور رہنمائی کے لئے اس نابکار کا مضر صحت ہونا دلایل کے ساتھہ ثابت کیا ہے۔ اور اس مضمون پر مستقل تصنیفیں لکھی ہیں۔

ادنےٰ ثبوت اس کی برائی کا یہہ ہے کہ کسی شخص کے کیرکٹر میں اگر شراب خوری کے عیب کا اشارہ بھی ہوجاتا ہے تو اسکا وقر اور اعتبار محبسوں میں نہیں رہتا۔ اپنے بیگانے ہوجاتے ہیں۔ اور قریب بعید بنجاتے ہیں۔ والدین اور اولاد سے زیادہ ہمدرد۔ زیادہ غمخوار۔ اور زیادہ خیر اندیش کوئی اور نہیں ہوتا۔ لیکن دیکھا جاتا ہے کہ اگر کسی کی نسبت شراب خوری کی جھوٹی یا سچی شہرت ہوجاتی ہے تو اُسکے والدین اُس سے بیزار ہوجاتے ہیں۔ جابجا شکایت کرنے لگجاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمارا لڑکا نالایق نکلا۔ دین دنیا کا نہیں رہا۔ اُسکی اولاد پکار پکار کر کہنے لگجاتی ہے کہ ہمارا باپ مال و دولت کلالوں کو دے رہا ہے وہ ہمارے لئے کچھہ نہیں چھوڑیگا۔ اور دیکھو کہ اُسنے ہماری جدی جائداد شراب خوری میں کہودی ہے۔

ملازمت پیشہ گروہ میں اگر کوئی شراب خور ہوتا ہے۔ تو جس صیغہ یا محکمہ میں اُسکا تعلق ہوتا ہے۔ اُسکے افسروں کی نظروں میں حقیر۔ ذلیل۔ اور بے اعتبار۔ ماتحتوں میں بے رعب اور خوار ہوجاتا ہے۔

خصوصاً جن لوگوں کا تعلق دیہی ملازمت سے ہے چونکہ زمینداروں کی کہلی اور آزاد زندگی میں اُن کا دخل ہوتا ہے۔ وقت بے وقت اُن کی آبادیوں میں آنا جانا رہتا ہے زمیندار اُس کی جھوٹی یا سچی شہرت کے سبب اُس سے اپنی عزت و آبرو کی نگاہ رکھنے میں غیر معمولی اور احتیاط عمل میں لانے پر مجبور ہوجاتے ہیں۔ اور اس سبب سے اُن غریبوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے

اگرچہ شراب خوری کی مضرت انسانی قوتوں پر ہر ایک فرد بشر کی ذات کے لئے۔ اُس کی صحت کے لئے۔ اور قوت دماغیہ کے لئے۔ تو سب میں یکساں ہے۔ لیکن ملازمان دیہی۔ اور اُن کے افسروں یعنے پٹواریوں اور قانونگویوں میں اگر کسی کو یہہ عادت ہوجاوے تو اُس پر دہرا ضرر

پیدا ہوتا ہے - ایک تو خاص ستراؤں کی صحت اور عزت کی کمی یا بعض موقع پر بالکل زوال - دوم غریب زمینداروں کو غیر معمولی اور ناواجب تکلیف - اول تو غریب لوگ شکایت ہی بہت کم کرتے ہیں - لیکن چونکہ بالتوں سے بات نکلتی ہے - اور بات سے ہی بات شہرت پاتی ہے - پٹواریوں اور قانون گویوں کو ہمیشہ اپنا رویہ اور طریق اور چال چلن سیدھا رکھنا خود اُن کے لئے بہ نسبت اور عہدہ داروں کے زیادہ ضروری ہے - وہ دن رات خدا کی غریب مخلوق - اور قیصر ہند کی بے بس کسان رعیت میں رہتے ہیں - اگر غیرت انسانی اور حیا و شرم کے سبب سے بیچارے کو غیر معمولی تکلیف ہو تو مارے خوف کے اُف نہیں کر سکتے دم بخود ہو کر تکلیف اُٹھائے جاتے ہیں کہ مبادا اسم پر وہ اشرار امن ہوں اور اس سے زیادہ مضرت پہنچا دیویں -

(پٹوار گزٹ فیروزپور)

نرمی اور ملاطفت

نرمی اور ملاطفت خواص انسانی میں ایک قابل تعریف اور لائق عمل وصف ہے -

نرمی کرنے والا اور ملاطفت سے پیش آنے والا شخص سمجھداروں اور بے سمجھوں ہر قسم کے آدمیوں میں عزت پاتا ہے - اوروں کے دل خوش کرتا ہے - آپ کامیاب اور معزز رہتا ہے - طبقات انسانی میں ہر طبقہ کے داناؤں نے ہر ایک ہر قوم و ملت میں لطیف سے لطیف مثالوں میں نرمی اور ملاطفت سے برتاؤ کرنے کی بیش قیمت نصیحتیں ابنائے جنس کے لئے مہیا کی ہیں - جلدوں کی جلدیں دفتروں کے دفتر چھوڑ گئے ہیں - اور دن رات کے چلتے ہوئے واقعات ہر وقت اُن کے ثبوت کی نئی سے نئی دلیلیں پیدا کر رہے ہیں - آنکھیں ہوں تو دیکھیں -

قدرت نے دنیا کے قیام کا خوشنما زنجیر مضبوط اور نہ ٹوٹنے والی کڑیوں سے تیار کیا ہے - جن کے جوڑوں پر نرمی کے مستحکم پیوند ہیں - ہر ایک کڑی تیز آگ کا سخت تاؤ سہہ کر اپنے پیوند کی جگہ نرم کر لے تو جوڑ میل کے لائق بنکر زنجیر کی اور کڑیوں میں سے ایک کڑی بنتی ہے - نہ صرف وہ خود کڑیوں کی لڑی میں شمار ہوتی ہے - بلکہ اُس کی زنجیر بننے کو بھی پورا کرتی ہے -

آدم کی اولاد مثال میں اُس زنجیر کی کڑیاں ہے ہر ایک کڑی تاؤ کی بختی سہکر نرم ہو کر زنجیر میں شامل ہوتی ہے -

پس جس میں نرمی نہیں وہ انسانی سلسلہ میں آنے کے لائق نہیں - اسی ناقابلیت پر بس نہیں - وہ طبعی اور قدرتی سخت گیر قانون کی خلاف ورزی کا بھی مرتکب ہے - اُس نے قدرت کی زنجیر کے پورا ہونے میں مزاحمت کی - اسلئے قدرت کا زبردست حاکم اُس پر اپنا اختیار نافذ کرکے خود نرم کرتا ہے - لیکن ہتوڑی کی ندامت کا نہ مٹنے والا داغ اُسکے وجود سے وہ بھی نہیں مٹا سکتا -

لکھے پڑھے آدمیوں میں علی العموم بہ نسبت ان پڑھوں کے نرمی اضافتہً زیادہ ہوتی ہے - بہ نسبت ان پڑھ لوگوں کے پڑھے لکھے لوگوں پر علی خواص انسانی کا برتاؤ اضافتاً بھی زیادہ لازم ہے خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ زیادہ وقت اُن کا ان پڑھوں میں گذرے - اور زندگی کاٹنے کے دھندوں میں انہیں سے پالا پڑتا ہو -

معاملات میں ان پڑھ آدمی کو باتیں کرنی پڑتی ہیں - مگر وہ باتوں کی سختی نرمی میں تمیز نہیں کر سکتا اُن کے سخت اور نرم اثر کو وزن کرنا نہیں جانتا - اسلئے اُن کا انداز سنبھالنے سے قاصر ہے - اگر پڑھا لکھا آدمی بھی ویسا ہی ہو جاوے تو پھر کیا؟ وہی بات بنجاتی ہے کہ ؎

اگر از ہر دو جانب جاہلاں اند
اگر زنجیر باشد بگسلانند

پس لکھے پڑھے لوگوں کو ایسی حالتیں زیادہ بُرد بار زیادہ متحمل اور زیادہ نرم ہونا چاہئیے -

(پٹوار گزٹ فیروزپور)

اسلامی دنیا

قسطنطنیہ کے سلطانی کالج طبیہ کی اصلاح اور ترقی کی تدبیر بتانے کے لئے پچھلے دنوں جرمنی کا جو ایک مشہور پروفیسر بلایا گیا تھا - اُسنے مفصل رپورٹ بارگاہ سلطانی میں پیش کر دی ہے - اگر ان تدابیر پر عمل کیا گیا تو قسطنطنیہ کا میڈیکل کالج دنیا کے کسی طبی کالج سے کم نہیں رہجائیگا -

قسطنطنیہ کے مذہبی مدارس کے طلبا حسب معمول شعبان رمضان اور شوال کے مہینوں میں مفصلات میں وعظ و نصیحت کرنے کے لئے سلطان المعظم کی جیب خاص کے صرف سے مختلف صوبجات کو روانہ ہو گئے ہیں -

بغداد کے راستہ کی خانہ بدوش عربوں کی یورشوں سے مزید حفاظت کے لئے وادئی فرات میں متعدد جدید فوجی چوکیاں قایم کئیے جانے کا حکم صادر ہوا ہے

ایشیائے کوچک کے قصبہ بارطین میں نومبر کے تیسرے ہفتہ میں تین جوامع اور مدارس - چار تجارتی گوداموں - چھ سرائیں - بارہ صوملیں - تیس حمام خانے اور قہوہ خانے اور ۳۳۰ دوکانیں جل گئیں - اسی ہفتے ایشیائے کوچک کے قصبہ بلیکہ میں جو پچھلے برس متواتر زلزلوں سے تقریباً منہدم ہو گیا تھا - باقیماندہ مکان آگ سے جل گئے - ۱۶۰ مکان اور ۱۰ دوکانیں خاکستر ہوئیں جس سے تخمیناً ۵ لاکھ روپے کا نقصان ہوا - آگ پہلے ایک عیسائی کی دوکان سے شروع ہوئی - مسلمانوں کے صرف دس مکان تھے - باقی عیسائیوں کے تھے - دیگر کئی شہروں میں بھی آتشزدگی سے بہت نقصان ہوا ہے -

ٹائمز بیروت میونسپلٹی کے متعلق یہ مضحکہ خیز خبر شایع کرتا ہے کہ گذشتہ سال آئندہ (۱۹۰۱ء) کی بھی تمام آمدنی اور مواجب قیصر کے استقبال کی تیاریوں میں صرف کر دئیے چنانچہ اب اُسے اخراجات متداولہ کے لئے اُس سے اگلے سال یعنے سنہ ۱۹۰۲ء کے ٹیکس پیشتر سے وصول کرنے پڑینگے مگر یہ نہیں بتایا کہ چونگی کا محصول جس کی آمدنی عموماً دیگر سب محاصل سے زیادہ ہوتی ہے کسطرح پہلے سے وصول کر لیا گیا ہے؟ اگر ٹائمز یہ عقدہ کشائی کر دیتا تو ہندوستان کے اکثر ممتاز ترین شہروں کی میونسپلٹیاں اُس کی نہایت مشکور ہوتیں - ٹائمز کے اس قابل شرم استہزاء کے مقابلہ پر ناظرین یہ سنکر غالباً متعجب اور مسرور ہوں گے کہ اسی شہر میں جس کی میونسپلٹی کو ایسا بے انصاف بتایا گیا ہے عنقریب ایک صنعتی مدرسہ بڑے پیمانے پر قائم کیا جانے والا ہے - ویسا مدرسہ نہیں جیسا کہ لاہور میں آرٹس سکول کے نام سے مشہور ہے بلکہ ایسا مدرسہ جس میں صنعت و حرفت کی تمام مشہور اور ضروری اقسام کی کامل العیار تعلیم دیجاویگی - اور یہ ظاہر ہے کہ اس مدرسہ کے خرچ کا بہت سا حصہ بھی میونسپلٹی دیگی -

عبداللہ تعایشی کی نسبت عام افواہ یہی ہے کہ وہ

دوفان کے علاقہ میں مقیم ہے۔ مصری اخبارات کا بیان ہے کہ اگر گمسنے سردار کچنر کی واپسی تک اطاعت قبول نہ کی یا پکڑا نہ گیا تو سردار خرطوم پہنچکر اسکی گرفتاری کے لئے فوج روانہ کرینگے۔

برازیل میں شام سے کثیر عیسائی اور مسلمان کسب معاش کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ اُن کی مدت سے آرزو تھی کہ سلطان المعظم اپنی رعیت کے حقوق کی نگہداشت کے لیے وہاں ترکی قونصل مقرر فرمائیں۔ یہہ درخواست منظور ہوگئی ہے اور ایک عیسائی شامی برازیل کے دارالخلافہ راؤڈی جنیرو میں اگست گذشتہ سے قونصل مقرر کیا گیا ہے۔ جسے کل معزز شامیوں نے جلسہ دعوت میں مدعو کیا۔ اور اُس موقع پر مہمان اور میزبانوں نے جلالتمآب سلطان المعظم کے حسن اخلاق اور نوازشات کا ذکر جمیل کرکے اُن کی صحت کا جام نوش کیا۔ صوبجات متحدہ امریکہ میں بھی شامی کئی ہزار کی تعداد میں موجود ہیں۔ ان شامیوں کی تعلیم وتربیت اور شائستگی کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ گو کل عرب النسل امریکہ میں شامی آبادکاروں کی تعداد بیس پچیس ہزار سے متجاوز نہیں۔ مگر اُن کے دو اخبار روزانہ اور چار پانچ ہفتہ وار چھپتے ہیں۔ شامیوں کی مادری زبان عربی ہے۔ اور یہہ کل اخبار عربی زبان میں ٹائپ کے حروف میں چھپتے ہیں۔ ایک روزانہ موسومہ اصمعی برازیل کے قصبہ سانپالو سے اور دوسرا روزانہ اخبار الکوکب نیویارک سے شایع ہوتا ہے اسکے مقابلہ پر حالانکہ امریکہ اور اسکے جزایر میں کم ازکم پچاس ساٹھہ ہزار ہندوستانی آباد ہیں۔ مگر اُن کا ایک بھی اخبار اُردو یا بنگالی یا کسی اور ہندی زبان میں شایع نہیں ہوتا۔ اس سے دونوں کی شائستگی اور تمدن کی نسبتی حالت معلوم ہوسکتی ہے۔

موسیو لی زادہ جمال بک نے ایشیائے کوچک کے ایک ضلع کے جنگلی اشجار زیتون کو پیوند لگانے اور روغن زیت نکالنے کیلئے کارخانے کھولنے کا امتیاز ملنے کی درخواست کی ہے۔ ایشیائے کوچک کے اکثر جنگلوں میں بیشمار درخت زیتون کے موجود ہیں جنکو اگر پیوندی کردیا جائے تو ظاہر ہے کہ اُن کی پیداوار نہ فقط عمدہ ہی ہوجائیگی۔ بلکہ پہلے کی نسبت بدرجہا زیادہ ہوجائیگی اور اسطرح سے ملک کی صنعت وپیداوار میں اضافہ ہونے کے ساتھہ ہی سرکاری محاصل میں بھی بیش بہا اضافہ ہوسکیگا۔ وزارت تجارت وجنگلات اس تجویز پر غور کررہی ہے۔

جریدہ روزگار لکھتا ہے "ہمنے سنا ہے کہ جہاں ہر جماعت اور ہر رتبہ کے لوگوں کی طرف سے سالگرہ مبارک حضور نظام کی جشن ہورہے ہیں۔ شہر کے مولویوں اور واعظوں نے بھی ایک جلسہ کرنا چاہا ہے۔ خدا سچ کرے۔ اور اس جلسہ میں علماء کی طرف سے ایک اڈریس پیش ہوگا۔ اور خطبہ پڑھا جائیگا۔ یہہ جلسہ اپنی نظیر آپ ہوگا۔ خبر ہے کہ عیدالفطر کے دن عیدگاہ میں یہہ جلسہ ہوگا۔ میدان میں خیمے اور شامیانے لگائے جائینگے سارے امراء اور اعیان دولت اسمیں مدعو ہونگے۔ شہر کے سارے مسلمان جمع ہونگے۔ اعلیحضرت حضور نظام جلوس کی سواری میں رونق افروز عیدگاہ ہونگے۔ جلوس میں سارے عرب رجز پڑھتے رہینگے۔ سارے جمعدار ہمراہ رکاب رہینگے۔ افواج باقاعدہ محل لئے شاہی سے عیدگاہ تک سڑک کی دورویہ صف کشیدہ رہینگی۔ جب اعلیحضرت عیدگاہ میں جلوہ افروز ہوکر اذن دینگے تو نماز پڑھائی جائیگی خطبہ خاص ہمارے ظل اللہ کا اس روز پڑھا جائیگا۔ خطبہ کے بعد سارے علماء کا سلام ہوگا۔ پھر امراء واعزا کا سلام ہوگا۔ سنکے سب صف بستہ ایستادہ ہوجائینگے۔ شیخ الشیوخ اڈریس قرأت فرمائینگے۔ جسمیں توجہ فرمانروا کو اصلاح امور شرعیہ مذہبی کیطرف معطوف وملتفت کرایا جائیگا اور شریعتوں کی رونق اُن کے انتظام سے ہوئی ہے۔ اس شریعت کی رونق بڑھائی جاوے۔ عدالت میں اگر متدین۔ عدالت گستر جج بصرف زر کثیر مقرر کئے گئے ہیں تو مساجد کے لئے بھی اعلیٰ درجہ کے عالم خطیب وامام مقرر ہوں۔ جو بعد نماز جمعہ وعظ بھی کیا کریں۔ مسلمانوں کو صوم وصلوٰۃ کا پابند کرائیں۔ امیر وغریب سب مساجد کو معمور رکھیں۔ میلوں اور عرسوں کی بجائے عیدگاہوں میں میلے جائیں۔ تاکہ حضرت ظل سبحانی بھی ان میلوں میں ضرور تشریف لایا کریں۔ اور انسان کی مساوات معلوم ہو امیر وغریب کا اتفاق اور اخوت معلوم ہو۔ اسلامی برتری کا اظہار ہو۔ غرضکہ یہہ ہو تو ایک فال نیک ہے۔ اسلام کی ترقی کی نشانی ہے۔ سارے امراء اور اعزاء کو بھی ضرور لازم ہے کہ عیدگاہ کے میدان میں خیمہ استادہ کرنیکا بندوبست کریں۔ میدان صاف کرائیں۔ ایسا جلسہ خواب میں بھی کب نصیب ہوسکتا ہے۔ یہہ جلوس شاہانہ اور یہہ رونق اسلامیہ جس کے ملاحظہ کے لئے یقین ہے سارا شہر ٹوٹ پڑیگا۔ اور ہم کو گمان غالب ہے کہ سارے جلسے اس خورشید وار جلسہ کے روبرو ذرہ وار ہوجائینگے اور پھر نہ کوئی جلسہ نہ کوئی میلہ۔ نہ کوئی عرس نظر آ دیگا۔ یہہ وہ اسلامی جلسہ ہے جسکے لئے ہزاروں مسلمانوں نے چشم براہ منتظر ونگراں رہ رہ کر اپنی عمریں ختم کیں مگر نہ نصیب ہوا۔ اس میلے کے مسلمانوں کا نصیبا جاگا ہے کہ اُن کو اس پُرشان وشوکت جلسہ کے دیکھنے کا موقع ملیگا۔ مسلمانو! اُٹھو!! چلو!!! اس میلے کو جاؤ! اسلام کی رونق بڑھاؤ!! حضرات علماء ومشائخین! اُٹھئے آپ کی آرزوئے دل کے دن پورے ہونیوالے ہیں۔ خاموش نہ رہئیے اس میلہ کی رونق بڑھانے میں سعی فرمائیے۔ واہ کیا خوب میلہ ہے۔ ہم خرما وہم ثواب کا حکم رکھتا ہے۔ کون ہے جو کہے کہ اسمیں فضول خرچی ہے؟ کون ہے جو کہے بے سود ہے؟ کون ہے جو اس میلہ کا دل سے طالب نہو۔ بازار گرم ہونیوالا ہے کوڑیوں کے مول آخرت کا سودا خرید کیجئے!!!

اسی اخبار سے ہمیں یہہ معلوم کرکے بہت خوشی ہوئی ہے کہ اعلیحضرت نظام نے چونکہ تاریخ رونق افروزی مقرر نہیں فرمائی تھی۔ اسلئے وزیر اعظم کی طرف سے جشن سالگرہ کے متعلق جو تیاریاں ہورہی ہیں وہ ملتوی کردیگئی ہیں خوشی اسلئے نہیں ہوئی کہ جلسہ ملتوی ہوگیا ہے۔ بلکہ اسبات کا کسی قدر افسوس بھی ہے کہ مدارالمہام اپنے آقائے نامدار کو دعوت دینے کے فخر سے محروم رہے ہیں۔ مگر یہہ واقعی خوشی کا مقام ہے کہ ایک مسلمان کا کئی ہزار روپیہ فضول آتشبازیوں اور دیگر اعمال وغیرہ پر خرچ ہونے سے محفوظ رہے۔ بشرطیکہ وہ کسی اور ایسے ہی یا اس سے بدتر فضول کام پر پھر ضایع نہ کیا جاوے۔

موصل کے کاشتکاروں کو بابعالی کے حکم سے بغداد سے ۲ لاکھہ اوقیہ اور صوبجات دیاربکر اور معمورۃ العزیز سے چھہ لاکھہ اوقیہ گندم تخمریزی کے لئے بھیجی گئی ہے یہہ غلہ اُن کو قرض دیا گیا ہے۔ اوقیہ وزن میں سوا سیر کے برابر ہوتا ہے۔

سلطان زنجبار نے نومبر کے آخری ہفتہ میں لامو اور مومباسا کا دورہ کیا۔

معذرت

ہمارے اتفاقی سفر اور کاتب کی ناگہانی علالت کی وجہ سے الحکم کے اس نمبر کی اشاعت میں غیر معمولی دیر ہوگئی ناظرین معاف فرمادیں